مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ہم قسطوں پر اسلامی اصولوں کے مطابق الیکٹرونکس کا کاروبار کرتے ہیں، ہم بارہ مہینوں کے وقت پر چیزیں فروخت کرتے ہیں اور کسی بھی چیز کی قیمت سے 25 فیصد مہنگی اس کو بیچتے ہیں۔ اب میرا سوال یہ ہے کہ ایک آدمی جو میرے ساتھ کاروبار میں پیسے انویسٹ کرنا چاہتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جب میں اس کے پیسے انویسٹ کروں، تو پہلا سارا سالانہ منافع (25٪) سال بعد اسے دے دوں۔ لیکن سال کے دوران جو اقساط جمع ہو رہی ہوں، تو اس دوران یہ رقوم خود اپنے لیے استعمال کر سکوں اور اس سے فوائد حاصل کر سکوں۔ کیا اس کی کوئی جائز صورت ہے، جس پر ہم معاہدہ کر لیں۔

وضاحت: سائل نے بس مطلقا رقم پکڑلی، باقاعدہ کوئی عقد کی نوعیت طے نہیں کی۔

الجامعة الاشرفية
دارالافتاء
شارع فیروزپور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں ذکر کردہ عقد شرعا درست نہیں ہے، سائل کو چاہیے کہ پہلے عقد کو شرعی اصولوں کے مطابق بنائے، جیسے مضاربت، مشارکت وغیرہ، شرعی طور پر جائز مضاربہ میں ایک فریق کی طرف سے سرمایہ ہوتا ہے اور دوسرے فریق کی جانب سے عمل اور محنت ہوتی ہے، جس کے بنیادی اصول یہ ہیں کہ مضاربہ میں سرمایہ اور کاروبار حلال ہو۔ معاملہ میں کوئی شرطِ فاسد نہ ہو، ہر فریق کو اختیار ہوگا کہ کاروبار ختم ہونے کے بعد آئندہ جاری رکھے یا ختم کردے، منافع دونوں فریقوں میں فیصد کے حساب سے طے شدہ ہوں۔ کسی ایک فریق کے لئے مخصوص اور متعین رقم کی شرط لگانا جائز نہیں۔ نقصان کی صورت میں سرمایہ کار نقصان برداشت کرے گا اور مضارب کی محنت رائیگاں جائے گی، مضارب امین کی حیثیت سے کام کرے گا، لہذا رب المال جس نوعیت کے کام کی اجازت دے اسی طرح کا کام کرسکتا ہے، ورنہ خیانت ہوگی، البتہ اگر مضارب نے کسی خاص کاروبار کی شرط

لگانے کے بجائے عام اجازت دی ہو تو پھر مضارب ہر طرح کا جائز کام کر سکتا ہے۔ مضاربہ میں نقصان کی صورت میں ابتداء اس نقصان کی تلافی نفع سے کی جائے گی، اگر نقصان نفع سے بھی زیادہ ہو تو پھر نفع کے بعد باقی نقصان کی تلافی اصل سرمائے سے کی جائے گی۔ اگر رب المال نے عام اجازت دی ہو تو مضارب آگے کسی اور کو بھی مضاربت پر مال دے سکتا ہے۔

نوٹ: عقد مضاربت کی صورت میں سائل سال بھر کے دوران ملنے والی اقساط کی رقم کو استعمال میں لا سکتا ہے، تاہم سال بعد یا عقد کے اختتام پر حاصل ہونے والے نفع کو حساب کتاب کر کے طے شدہ فیصد کے اعتبار سے آپس میں تقسیم کرلیں اور اصل رقم رب المال کے حوالے کر دی جائے۔

١. ولو شرط كله للمضارب كان قرضًا ... المضارب إذا عمل في المضاربة الفاسدة وربح يكون جميع الربح لرب المال وللمضارب أجر مثله فيما عمل. (الفتاوىٰ الهندية، كتاب المضاربة / قبيل الباب الثاني ٤، ٢٨٨ زكريا، كذا في الفتاوىٰ التاتارخانية ١٥، ٣٩٨-٣٩٩ زكريا)

٢. أخرج الحارث بن أبي سلمة في مسنده عن علي أمير المؤمنين: كل قرض جر منفعةً فهو ربا. (فيض القدير / حرف الكاف ٥، ٣٤ رقم: ٦٣٣٦ مصطفىٰ الباز رياض، إعلاء السنن / كتاب الحوالة ١٤، ٤٩٩ كراجي، طحاوي شريف ٢، ٢٢٩، شامي ٥، ١٦٦ كراجي، ٧، ٣٩٥ زكريا)

٣. كل شرط فاسد في المضاربة يوجب جهالة الربح أو قطع الشركة في الربح يوجب فساد المضاربة. (الفتاوىٰ التاتارخانية ١٥، ٣٩٧ زكريا)

٤. وشرطها ... كون الربح بينهما شائعًا ... وكون نصيب كل منهما معلومًا. (تنوير الأبصار مع الدر المختار / أول كتاب المضاربة ٨/٣٢ زكريا)

٥. الديون تقضى بأمثالها. (الأشباه والنظائر، الفن الثاني / شامي ٣، ٦٧٥ زكريا)

٦. وما هلك من مال المضاربة فهو من الربح دون رأس المال...؛ فإن فضل شيء عن رأس المال كان بينهما؛ لأنه ربح، وإن نقص عن رأس المال فلا ضمان على المضارب؛ لأنه أمين. (الجوهرة النيرة ٢، ١٦١، كذا في الفتاوىٰ التاتارخانية ١٥، ٣٩٩ زكريا)

٧. المضاربة عقد يقع على الشركة بمال من أحد الجانبين، ومراده الشركة في الربح، وهو يستحق بالمال من أحد الجانبين والعمل من الجانب الآخر ولا مضاربة بدونها. (الهداية ٣، ٢٤١ إدارة المعارف ديوبند)

٨. هي عقد شركة في الربح بمال من جانب رب المال وعمل من جانب المضارب. (الدر المختار مع الشامي / أول كتاب المضاربة ٨، ٤٣٠ زكريا)

٩. وشرط الوضيعة عليهما شرط فاسد؛ لأن الوضيعة جزء هالك من المال فلا يكون إلا على رب المال. (بدائع الصنائع / كتاب المضاربة ٥، ١١٩ زكريا)

١٠. وإن لم يظهر ربح فلا شيء عليه أي المضارب. (الدر المختار مع الشامي / باب المضارب يضارب / فصل في المتفرقات ٨، ٤٤٧ زكريا)

١١. ذكر القدوري عن أبي يوسف: إن المضارب إذا لم يربح في المضاربة الفاسدة فلا أجر له. (الفتاوىٰ التاتارخانية ١٥، ٣٩٩ زكريا) .والله تعالىٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۵/ صفر المظفر/ ۱۴۴۴ھ

12/ ستمبر/ 2022ء

دار الافتاء
رقم الافتاء: 114/146
التاریخ: 12-9-22
الجامعۃ الاشرفیۃ

الجواب صحیح
محمد شرافت رفیق
12-9-2022
۱۵ صفر المظفر ۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح